ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

بفضل خداے معبود و تائید رب ودود یہ قصیدہ غرا مشتمل بر استعارات

بلیغہ و کنایات فصیحہ مسمیٰ

قصیدہ نبویہ



مترجم

تصنیفات سے جناب افضل الناس مولانا السید محمد عباس صاحب قبلہ

طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے ہے۔

اسکے ترجمہ کو جناب مستطاب معلی القاب نجم العلما مولوی سید

نجم الحسن صاحب نے ملاحظہ فرمایا

۲۷ تاریخ ماہ رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری کو مقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج

مطبع اثنا عشری میں باہتمام سید عابد علی رضوی کی طبع ہو کر مشتہر ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام علی باب النبی المجلل   حبیب اللہ العالمین محمد

سلام پونہچے آستانہ فیض کاشانہ رسول مختار نبی بزرگوار حبیب ایزد غفار پر کہ نام
پاک اونحضرت کا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اور باب سے اگر اس مقام
مین باب مدینہ علم یعنی امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام مراد ہون تو لطف
شعری زائد ہوجائے چونکہ نبی کی مدح منظور ہے اور وہ مدینہ علم ہین لہذا اول از راہ ادب
دروازہ شہر پر سلام ادا کیا ٭

ومن یتحف لی تربة من مزاره   یکون بہا کحل الجواہر اثمدا

کون شخص ہے تحفہ لانیوالا تربت مقدسہ کا اونحضرت کی ضریح پاک سے تاکہ بسبب

اوس تربت کے سرمہ چشم سیر اکحل الجواہر ہوجاے یہ شعر کمال اشتیاق پر دلالت کرتا ہے

وَهَلْ مِنْ بَشِيْرٍ لِيْ بِطَيْبَةَ طَيِّبٍ ۔ كَطَيْرِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ هُدْهُدِ

اور آیا کوئی شخص بشارت دینے والا ہے مجکو مدینہ طیبہ کی جسطرح کہ طیر حضرت سلیمان بن داؤد یعنے ہدہد نے تخت بلقیس کی خوشخبری دی تھی اور طیبہ نام ہے مدینہ منورہ کا

فَيَا لَيْتَنِيْ حَلَّ بِطَيْبَةَ اِنَّهَا ۔ لَارْضٌ لِاَمْلَاكِ السَّمَاءِ بِهَا نَدِي

پس کاشکے مین مشرف ہون زیارت مدینہ منورہ سے تحقیق کہ وہ زمین پاک محفل ہے فرشتگان آسمانکی

لَبِسْتُ لِبَاسَ الصَّبْرِ عَنْهَا لَيَالِيًا ۔ اِلَى اَنَّهُ اَمْسٰى كَثَوْبٍ مُقَدَّدِ

مین نے فراق مین مدینہ منورہ کی کتنی راتون تک لباس صبر پہنا یہان تک کہ وہ جامہ صبر مثل لباس مستعمل کے پارہ پارہ ہوگیا یعنی تاب صبر باقی نرہی ÷

وَيَا لَيْتَ لِلْمَاسُوْرِ بِالْهِنْدِ دُوْنَهَا ۔ كَمِلْءِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ تِبْرًا فَيَفْتَدِي

اور امید ہے کہ واسطے اسیر ملک ہند کے مانند پرے آسمان وزمین کے زرخالص ہوتا پر اوسکو تحصیل زیارت مدینہ کے اشتیاق مین فدا کردیتا ÷

لَئِنْ تُسْئَلِ الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ كُوِّنَتْ ۔ لَقَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَايَةُ مَقْصَدِي

اگر دنیا سے سوال کیا جاے کہ وہ کس بزرگوار کیواسطے پیدا کی گئی تو البتہ گویا ہوگی کہ رسالتمآب

نبی ہر شیخ و شاب غایت مراد و مقصود میرے ہیں

ولو قیل للعقبیٰ لمن انت خادمٌ ‎ یبشّرو بالبشریٰ لقالت لاحمدٍ

اور اگر آخرت سے پوچھا جائے کہ تو باسانی و بشارت و سرور کس جلیل الشان کے خدمتگذار ہے تو وہ بھی زبان حال سے جواب دیگی کہ میں خادم ہوں حضرت احمد یعنی محمد مصطفیٰ ص

ان استشهد الاحجار والجبل للنبی ‎ ترکب منهما ان تصدّق بشهدیا

وہ شان ہے حضرت کی کہ اگر سنگہاے سنگین اور کوہ ہاے پر تمکین سے جو کہ محض لایعقل ہیں طلب شہادت کیجائے تا کہ وہ حضرت کی تصدیق کریں تو فوراً گواہی دینگے چنانچہ ایک حکایت طولانی تصدیق احجار کی مولانا مجلسی نے جلد ششم بحار میں مصدق اس مضمون کے تحریر فرمائی ہے

رسول ید الرحمن من علی الوریٰ ‎ ولولاه لم یعرف یقیناً و یعبد

وہ جناب اس مرتبہ کے رسول ہیں کہ بسبب وجود باوجود آنحضرت کے پروردگار عالم نے تمام خلق پر احسان کیا اور اگر وہ جناب نہ ہوتے تو کوئی شخص دین کو اچھی طرح پہچانتا اور نہ امور دینیہ کی اطاعت کیجاتی یعنی بغیر آپکے معرفت خدا کا [illegible]

عصی مثل ما تدرو وهم لنشر فانه ‎ الی ان تجلی صبح یوم السعد

کتنے رسولان جلیل الشان مثل عیسےٰ و موسی بن عمران قبل ولادت باسعادت
کے حضرت کے وجود ذیجود کی بشارت دیتے ہوئے گذر گئے تاآنکہ صبح روز
ولادت نور بخش دیدہ اہل ایمان اور تجلی فزای عالم امکان ہوئے +

مُضِیئًا کَعِلمِ اللّٰہِ جَلَّ جَلالُہٗ شَہِیًّا کَاَنفَاسِ المَسِیحِ المُؤَیَّدِ

وہ صبح سعادت انتما اور وہ سحر ہدایت افزا اسطرح روشن و منور تھی جسطرح کہ علم
پروردگار واضح و آشکارا ہے اور وہ صبح باصفا اسقدر جان بخش اور روح افزا تھی
کہ جسطرح انفاس حضرت عیسی بن مریم زندہ فرمائے بنی آدم تھے +

فَاَشرَقَتِ الآفَاقُ طُرًّا بِنُورِہٖ وَفِی مِثلِ ذَالِکَ الیَومِ فَلنَتَعَیَّدِ

پس تمام آفاق عالم اس سحر کے نور سے پرنور ہو گئی اور زیبا ہے کہ ایسے
دن میں ہم لوگ عید قرار دیں +

تَبَاشَرَ اَملَاکُ السَّمَا بِطُلُوعِہٖ وَفُتِّحَ اَبوَابُ النَّعِیمِ المُؤَبَّدِ

فرشتگان آسمان نے اس صبح کے طلوع سے باہم اظہار خوشی و سرور کیا اور
بہشت عنبر سرشت کے دروازے کھول دیے گئے +

تَبَیَّاطِئن کَانُوا یَبلُغُونَ اِلَی العُلٰی وَذَا الیَومَ مِن حَرقِ السَّمَاءِ اُفَاتُنَبِّرُ

قبل حضرت کی ولادت کے شیاطین آسمان تک جاتے تھے اور وہانکی خبرین سن آتے تھے اور اب یعنی بعد تولد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ جو اونمین سے بنظر چرانے اون اخبار کے آسمان کیطرف جاتا ہے شہاب ثاقب سے دور کردیا جاتا ہے ❊

لَقَدْ طَهُرَتْ اٰبَاؤُهُ وَتَنَزَّهُوْا فَمَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ بِغَيْرِ مُوَحِّدِ

بتحقیق کہ آبا، طاہرین اون جناب کے پاک وپاکیزہ ہین کفر وشرک وغیرہ سے پس بنابر مذہب حق کے کوئی بھی اونمین غیر موحد نتھا یعنی سب خدا کو وحدہ لاشریک جانتے تھے چنانچہ آیات واحادیث اسپر دلالت کرتی ہین ❊

تَكَلَّمَ فِي عَهْدِ الصِّبٰى كَابْنِ مَرْيَمٍ وَشَنَّفَ اٰذَانَ الْوَرٰى بِالتَّشَهُّدِ

حضرت نے زمانہ طفولیت مین بلکہ بمجرد ولادت کلام کیا بلکہ سجدہ کیا اور گوشہاے خلق کو کلمہ شہادتسے مشرف کیا اور مثل حضرت عیسےٰ ع کے گویا ہوے اور بزبان فصیح لآالہ الا اللہ ادا کیا

وَجَاءَ هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةً وَبُشْرٰى لِعَبْدٍ مُّؤْمِنٍ مُّتَعَبِّدِ

اور حضرت اس عالم مین تشریف لائے از راہ ہدایت اہل عالم کے اور از راہ رحمت کے چنانچہ رحمۃ اللعالمین آپکی القاب مین سے ہے اور از راہ بشارت کے واسطے بندہ مومن عبادت گذار کے یعنی حق مین کفار کے بشارت نہین ہوسکتی اونکے واسطے انذار ہے

وَصَلّٰی عَلَیْهِ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهٖ   وَاَکْمَلَ فِیْهِ کُلَّ فَضْلٍ وَّسُؤْدَدٖ

اور خداوند عالم نے اونپر رحمت کاملہ نازل فرمائے فوق عرش سے اور ہر فضل وبزرگی وسرداری کو حضرت مین کامل کردیا ❖

بِهٖ خَتَمَ الرُّسُلَ الْعِظَامَ وَاِنَّهٗ   لَغَایَةُ تَکْوِیْنِ الْمُحِیْطِ الْمُحَدَّدِ

حضرت کی ذات شریف پر رسولان الہی کا خاتمہ ہوا اور بتحقیق کہ وہ حضرت البتہ سبب ہین خلقت آسمان کے مطلب اول پر آیہ وافی ہدایہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین دلالت کرتی ہے اور مطلب دوم پر حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک

یُشَفِّعُهُ فِی الْمُذْنِبِیْنَ بِفَضْلِهٖ   وَیُعْطِیْهِ مَا یُرْضِیْهِ فِیْ یَوْمِ مَوْعِدٖ

حقتعالی اپنے فضل سے اون جناب کو واسطے گناہگاران امت کے روز قیامت شفیع قرار دیگا اسیوجہ سے آپکو شفیع المذنبین کہتے ہین اور عطا فرمائیگا اونکو بروز جزا اسقدر کہ آپ راضی ہوجائین چنانچہ آیہ ولسوف یعطیک ربک فترضی اسپر شاہد ہے

فَاَعْظِمْ بِهٖ مِنْ شَارِعٍ سَنَّ سُنَّةً   بِهَا کُلُّ دِیْنٍ صَارَ غَیْرَ مُخَلَّدٖ

پس وہ جناب کس قدر بزرگ صاحب شریعت ہین کہ آپنے وہ طریقہ ہدایت تعلیم فرمایا اور اوس دین کو جاری کیا کہ جسنے تمام ادیان سابقہ کو ناپائدار اور منقطع کردیا

یعنی ادیان سابقہ باطل نتھے بلکہ حضرت کے زمانہ تک اونکی حد تھی ٭

وَصَاحِبِ خُلْقٍ دُونَهُ الْمِسْكُ نَفْحَةً   وَعَنْ ضَوْعِهِ تُرْبٌ بِيَثْرِبَ فَوْقَ عَسْجَدٍ طِيبَا

اور ایسے صاحب خلق تھے کہ مشک اونکے مقابل مین خوشبو مین کم ہے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے انک لعلی خلق عظیم اور وہ جناب اوس خاک پاک مین دفن ہوے کہ جسکی قیمت اونکی طلاے خالص سے زائد ہے ٭

وَذِي شَرَفٍ عَالٍ وَفَضْلٍ وَمُعْجِزٍ   مَتَى مَا يَمُرُّ لَا لِأَفَانِينِ تَسْجُدِ

اور وہ جناب ایسے صاحب شرف اور فضل اور معجزے تھے کہ جب گذرتے تھے درختون کیطرف سے تو شاخیں سرنگون ہوکر سجدہ تعظیمی کرتی تھیں چنانچہ بحار مین حکایت اسکی نقل کی ہے

وَرَاقٍ إِلَى الْأَفْلَاكِ لَيْلًا وَقَاعِدٍ   بِمَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مُعْتَلِي

اور وہ جناب تشریف لیگئے آسمانونکی طرف وقت شب یعنی حضرت کو معراج جسمانی حاصل ہوئی اور طرفۃ العین مین تمام آسمانونکی آپنے سیر فرمائی اور مقام بزرگ آپکا نزدیک پروردگار عالم کے مقام محمود ہے جو کہ پہلے سے آمادہ ہے چنانچہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے بمقعد صدق

وَتَالٍ لِآيَاتٍ مِنَ اللهِ أُنْزِلَتْ   بَشِيرٍ نَذِيرٍ عَابِدٍ مُتَهَجِّدِ

اور وہ حضرت تلاوت فرمانیوالے ہین اون آیات قرآنی کے جو حضرت پر نازل ہوئین بشارت

دینے والے ہین اہل ایمان کے ڈرانیوالے ہین کفار کے عبادت کرنیوالے ہین اپنے

پروردگار کی اداکرنیوالے ہین نماز شب کی چنانچہ نماز شب حضرت پر بالخصوص واجب تھے

وَاُیِّدَ فِی بَعْضِ الْمَلَاحِمِ بِالصَّبَا وَفِی الْبَعْضِ مِنْ فَوْقٍ بِجُنْدٍ مُجَنَّدٍ

اور تائید کیئے گئے حضرت بعض جہادون مین باد صبا سے اور بعض مین جانب آسمان سے

ساتھ گروہ ملائکہ کے اشارہ ہے طرف جہاد بدر واحد وحنین کے کہ بسبب ضعف لشکر

اسلام کے حق تعالی نے اپنی ملائکہ مقربین کو واسطے امداد کے بھیجا ✦

وَاَخْبَرَهٗ بِالسُّمِّ مَا قَدْ اَتَتْ بِهٖ یَهُوْدِیَّةٌ دَانَتْ لِاَهْلِ التَّهَوُّدِ

اور حق تعالے نے آگاہ کردیا اون حضرت کو زہر سے شانہ گوسفند کے جسکو ایک یہودیہ

جو کہ مائل اور مطیع تھی یہودیون کے زہر مین ملاکر لائی تھی اشارہ ہے قصہ خیبر کیطرف

کہ وہ گوشت خود گویا ہوا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجھکو زہر مین ملایا ہے ✦

وَمَا لِذِرَاعِ الشَّاةِ نُطْقٌ وَاِنَّمَا هِیَ الْاٰیَةُ الْکُبْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَاهْتَدِ

اور حالانکہ شانہ گوسفند مین گویائی کہان ہوتی ہے اور جز این نیست کہ یہ ایک آیت

بزرگ تھی جانب حافظ حقیقی سے پس اے مخاطب اسکو سنکر ہدایت اختیار کر ✦

وَاَجْرٰی مِیَاهًا مِنْ اَنَامِلِ فَیْضِهٖ فَرَوّٰی بِهَا اَلْمًا یَمُوْتُ فِی النَّاسِ مِنْ صَدٍ

اور حضرت نے اپنی انگشتان مبارک سے کہ جو مثل چشمہ الہی کے تھین پانی جاری کیا

پس سیراب کیا لوگونکو اسطرح کہ کوئی پیاسا نرہا چنانچہ قتادہ نے روایت کی ہے کہ غزوہ

بنی مصطلق مین حضرت نے اپنا ہاتھ تھوڑے سے پانی مین رکھدیا اور حضرت کی انگلیونسے

بکثرت پانی جاری ہوگیا یہانتک کہ لشکر عظیم نے پیا اور سب سیراب ہو گئے بلکہ راستہ

وَكَرِّ نَبْعُ الْمَاءِ مِنْ مُعْجِزَاتِهِ فَأُجْرِيَ مَجْرَى الْقَطْعِ دُونَ التَّرَدُّدِ

اور جاری ہونا پانی کا حضرت کے معجزات سے اکثر ظہور مین آیا ہے پس یہ امر یقینی ہوگیا

کوئی تردد کا مقام نرہا اور اس شعر مین جو کہ لفظ نبع اور اجری مین لطف ہے صاحبان

طبع و قاد پر پوشیدہ نہین ✦

فَفِي خَبَرٍ نَبْعٌ بِسَهْمِ كِنَانَةٍ وَفَاضَتْ عُيُونٌ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدِ

پس ایک روایت مین جاری ہونا پانی کا تیر سے ترکش کے وارد ہوا ہے اور ایک روایت

مین ہے جو منقول ہے احمد سے کہ پانی کے چشمہ جاری ہو گئے مصرع اول مین شاید اشارہ

ہے اس روایت کیطرف کہ حضرت نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالکر ایک چاہ مین ڈالدیا

پس وہ اوپر تک پر ہو گیا اور لوگون نے کنارہ پر بیٹھکر کف دست سے پانی لے لیا

اور مصرع ثانی مین اشارہ ہے طرف روایت احمد کے ✦

وَلَمْ يَتَّفِقْ هٰذَا لِمُوسٰى فَإِنَّهُ لِمِنْ حَجَرٍ أَجْرٰى وَلَيْسَ بِأَبْعَدِ

اور ایسا اتفاق حضرت موسیٰ علیہ السلام کیواسطے بھی نہین ہوا اسلیے کہ اونھون نے پتھر سے پانی کو جاری کیا اور یہ امر مستبعد نہین اسلیے کہ پتھرون اور پہاڑون سے

فَإِنَّ خُرُوجَ الْمَاءِ مِنْ لَحْمِ إِصْبَعٍ عَجِيبٌ وَلَيْسَ اللَّحْمُ أَرْضًا كَجَلْمَدٍ

اور تحقیق کہ جاری ہونا اور نکلنا پانی کا گوشت انگشت سے مقام تعجب ہے اور ظاہر ہے کہ گوشت مثل پتھر کے منبع پانی کا نہین ہوتا مطلب یہ ہے کہ آپکا معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے روشن تر ہے کہ آپنے اوس مقام سے پانی جاری کیا کہ جو مقام کسیطرح محل جریان آب نہین ہوتا اور معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اشارہ ہے طرف اوس پتھر کے جو حق تعالےٰ نے اونکو دیا تھا اور جب آپ اوسپر عصا مارتے تھے اوس سے بارہ چشمہ جاری ہوتے تھے اور وقت کوچ کے جب عصا مارتے تھے وہ پانی بند ہو جاتا تھا +

لَقَدْ أَقْسَمَ الرَّحْمٰنُ طَوْرًا بِعُمْرِهِ وَطَوْرًا بِأَرْضٍ حَلَّ مِنْهَا بِمَوْرِدِ

تحقیق کہ حضرت کا وہ مرتبہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ازراہ محبت کے بعض آیات قرآنی مین کبھی قسم کہائی ہے حضرت کی عمر شریف کی فرمایا ہے لعمرک اور ایکبار اوس ارض مقدس کے جس مین حضرت تشریف فرما تھے چنانچہ فرمایا ہے لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد +

وما قاله الغفار في وحيه له عفا الله عنك كلمة للتودد

اور جو کہ خداے غفار نے وحی آسمانی اور عبارات قرآنی مین فرمایا ہے کہ عفا اللہ عنک

یعنی عفو کرے تجھسے اللہ جو بظاہر دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حضرت سے معاذ اللہ گناہ

صادر ہوا ہو پس یہ کلمہ محبت ہے چنانچہ فخر رازی نے بیان کیا ہے کہ یہ دلالت کرتا ہی

وكيف حماه الله في سير بقعة قل امتلأت من كل افعى و اسود

اور کسطرح حمایت کی اون جناب کی سیر کرنے مین اوس زمین کے جو اقسام مارسے مملو تہی

اور کسی نے حضرت کو ضرر نہ پہونچایا چنانچہ واقدی نے لکھا ہے *

وكيف حمى مولى النبي سفينة ومكنه من ظهر ليث ملبد

اور کس طرح حفاظت کی حق تعالی نے غلام رسول مختار کی جسکا نام سفینہ تھا اور

قادر کردیا اوسکو کہ سوار ہوا پشت پر شیر غضبناک کے *

فابلغه ارضا اصاب ثمارها مضافا اليه ملا شبعه بمزود

پس اوس شیر نے پہونچادیا اوسکو ایسی زمین مین کہ اوسمین طرح طرح کے میوے ملے

اور زیادہ یہ کہ بعضی پتون سے درخت کے توشہ دان بنایا اور وہ شیر براحت و آسایش

حضرت رسالت کی برکت سے صحیح و سالم پونچا کر چلا گیا حالانکہ سفینہ اوس شیر سے نہایت

خائف تھے اور برہنہ رہ گئے تھے فقط ایک لنگ باقی تھی اور تمام اسباب مع سواری کے

دریامین غرق ہوگیا تھا فقط جان انکی بچ گئی تھی جب وہان سے کنارہ دریا پر پوہنچے اوسوقت

وَمُسْتَهْزِئٍ كَافٍ لَهُ اللّٰهُ قَتْلَهُ   كَعَاصٍ وَّكَالْعَاصِيْ لَبِيْدٍ وَاَسْوَدِ

اور حضرت سے کئی شخص استہزا کرنیوالے اور دشمنی کرنیوالے تھے کہ خدا نے کفایت کی آپکی

اون لوگون کو قتل کر کے ایک اون مین ولید بن مغیرہ تھا ایک عاص بن وائل تھا ایک

اسود بن یغوث تھا اور اسی کیطرف اشارہ فرمایا ہے انا کفیناک المستھزءین *

وَاِذْ جَاءَهُ فَتْكًا سُرَاقَةُ رَاكِبًا   بِدَعْوَتِهٖ غَاصَتْ قَوَائِمُ اَجْرَدِ

اور جبکہ حاضر ہوا خدمت مین سراقہ بن مالک بارادہ قتل کے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر

پس اوسکے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ پھر اوٹھا اور سوار ہوا حضرت نے اوسکے

حق مین دعاے بد فرمائی فوراً چارون پاؤن اوسکے گھوڑے کے گھٹنون تک زمین مین

دھنس گئے اوسوقت اوسنے التجا کی اور حضرت کی دعا سے نجات پائی اسیطرح تین بار

اتفاق ہوا بنا بر روایت محمد بن اسحٰق کے *

وَقَدْ ذُبِحَتْ شَاةُ ابْنِ زَيْدٍ وَاُنْضِجَتْ   فَاَحْيَا لَهٗ فِيْ ذَاكَ شِعْرُ فَاَنْشِدِ

اور تحقیق کہ ذبح کی گئی بکری ابن زید کی جو کہ اوسنے بھیجی تھی اور بھونی گئی پس حضرت نے

فرمایا کھاؤ اسکو مگر اسکی ہڈی نہ توڑنا جب فارغ ہوے اوسکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اوٹھ کھڑی

ہو بحکم خدا پس زندہ کردیا اوسکو پس جسطرح پہلی تھی اوسی طرح ہوگئی اور اس مضمون سے

متعلق ایک شعر ہے پس اوسکو پڑھو اور وہ اشعار عبدالرحمن بن عوف کی ہین اور اس

بکری کا نام مدینہ مین مبعوثہ قرار پاگیا ❊

وَنَاوَلَ فِي بَدْرٍ عُكَاشَةَ خَشْبَةً وَقَالَ لَهُ قَاتِلْ بِهَا كُلَّ مُلْحِدٍ

اور دیدی حضرت نے جنگ بدر مین عکاشہ کو ایک خشک لکڑی اور فرمایا کہ اس سے جہاد

فَصَارَتْ لَهُ سَيْفًا يُقَاتِلُهُمْ بِهِ وَجَدَّلَ مُرْتَدًّا بِهِ وَهُوَ مُعْتَدٍ

پس وہ لکڑی تلوار بنگئی کہ عکاشہ اوس تلوار سے جہاد کرنے لگے اور قتل کیا اوس تلوار

سے ایک مرد مرتد کو کہ وہ سرکش تھا اور نام اوس کا طلیحہ تھا اور پھر حضرت نے روز احد

عبداللہ بن جحش کو ایک چوب خرما دی کہ وہ بھی تلوار ہوگئی ❊

وَحَنَّ إِلَيْهِ الْجِذْعُ عِنْدَ فِرَاقِهِ حَنِينَ عَمُودٍ أَوْ رَقِيقٍ مُبْعَدٍ

اور امید او رآرزو کی حضرت کیطرف تنہ درخت خرما نے جو صحن مسجد مین تھا اور حضرت اوسے

تکیہ کرکے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب اصحاب نے عرض کرکے ایک منبر آپکے واسطے درست کیا

اور آپنے منبر پر خطبہ ادا کیا چوب خرما نے بسبب مفارقت حضرت کے فریاد شروع کی مثل

اوس عورت کے جسکا بیٹا مر جائے یا مثل اوس شخص کے جو نہایت شدید الحزن ہو یا مثل غلام دوستدار

فَاِنْ لَّمْ نَحِنَّ الْيَوْمَ نَحْنُ فَاِنَّنَا　　لَاَدْوَنُ مِنْ حَنَّانَةٍ غَيْرِ اَبْعَدِ

پس اگر ہم آج فریاد و زاری نکرین پس ہم بیشک کمتر ٹھہرین گے اوس چوب خرما سے بھی کہ جس کا نام حنانہ رکھا گیا تھا اور حضرت نے اوسکو تسکین دی *

بِهِ انْشَقَّ كَالْكَتَّانِ اِذْ لَاحَ طَائِعًا　　لَهُ الْقَمَرُ السَّارِي كَسَائِرِ اَعْبُدِ

حضرت کے اشارے سے ماہتاب شق ہو گیا جبکہ روشن تھا اور دو ٹکڑے اوسکے ہو گئے حضرت کی دعا سے جبکہ کفار مکہ نے تکذیب کی اور معجزہ طلب کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے کر دو اور مطلب شعر کا نہایت لطیف ہے اسلیے کہ قاعدہ ہو کہ چاند کے سامنے کتان پارہ پارہ ہو جاتا ہے لیکن اوس آفتاب آسمان رسالت کا چاند بھی اسطرح مطیع تھا جسطرح اور خادم اور چاکر فرمان بردار ہوتے ہین کہ جب حضرت کے روبرو آیا اور آپنے اشارہ فرمایا ماہ تابان مثل کتان شق ہو گیا پس گویا حقیقت مین چاند خود حضرت تھے *

وَصَلّٰى عَلَى الْاَفْلَاكِ عِنْدَ عُرُوجِهٖ　　وَكُلٌّ مِنَ الْاَمْلَاكِ وَالرُّسُلِ مُقْتَدِ

حضرت نے بالاے آسمان نماز پڑھی جبکہ معراج ہوئی اور اوسوقت تمام فرشتہ اور انبیا آپکی پشت با قتدا نماز پڑھتے تھے *

ومع علوه فوق السماء جلوسه   على التورب من غير فرش ممهد

اور باوجود مرتبہ عالی کے نشست آپکی تھی روئے زمین پر بغیر فرش و مسند کے

ویاکل اکل العبد ذلا و یلعق الاصابع کرم منها علی الناس من ید

اور کھانا تناول فرماتے تھے غلامونکی طرح اور از راہ قدردانی نعمت خدا کی اونگلیان چاٹ لیتے تھے

حالانکہ آپکی کسقدر نعمتین لوگون پر تھین اور کسقدر احسان تھے اور تناسب اصابع اور یدین مین نہین

وعاشر اقواما رجالا و نسوة   ولکنه فیهم کالعقل مجرد

حضرت نے معاشرت کی اقوام کی جن مین مرد بھی تھے اور عورتین بھی تھین لیکن وہ جناب

ان لوگون مین اسطرح رہے جسطرح عقل جو مجرد ہے مادہ سے بدن مین انسان کے رہتی ہے

یعنی جو شرافت عقل کو اور اعضا سے ہے اسیطرح حضرت کو ان اقوام مختلفہ پر شرف تھا

کریم جواد لیس یغضب للدنی   تراه کبحر ذاخر غیر مزبد

وہ حضرت صاحب کرم و بخشش تھے امور دنیویہ کیواسطے غضبناک نہوتے تھے مثل

دریاے ذخار کے کہ اوسپر کف نہ آتی ہو

مفاتیح کنز الارض اذ عرضت علیه ابی بها زهدا و لم یتزود

کلیدہاے خزانہ زمین جب حضرت کے سامنے پیش کی گئی قبول نفرمایا از راہ زہد کے اور مال کے

فکم عصب الاحجار بالبطن جائعا　　فنوعا بها من لؤلؤ وزبرجد

پس بسا اوقات باندھ لیا حضرت نے شکم مبارک پر شدت گرسنگی مین سنگ صحرا کو درحالیکہ قناعت کرنیوالے تھے حضرت اوس پتھر کے عوض مین موتی اور زمرد کے جسطرح کہ واقعہ جنگ خندق مین لکھا ہے کہ حضرت نے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیا تھا *

ویا عجبا من بشره مع نذره　　ومن مرحق فی عذوبة مورد

اور مقام تعجب ہے بشارت دینے سے حضرت کے باوجود خوف دلانے کے اور تعجب ہے اظہار حق سے جسکو تلخ وناگوار کہتے ہین شیرین زبانی کے ساتھ جو حضرت مین جمع تھے *

فکم میت احیاه مرسله به　　وکم حیة ذاقت وبال تمرد

پس کتنے مردے باپس خاطر حضرت کے خداوند عالم نے جو اون حضرت کا بھیجنے والا ہے زندہ کر دئے اور کتنے زندہ ہین شریر مثل سانپ کے کہ اونھون نے اپنی سرکشی کے وبال کا مزہ چکھا

الان لنا اودا الحدید حدیثه　　فکم رکع بعد الجحود وسجد

نرم کر دیا لوہے کو حضرت کی باتون نے مثل حضرت داود کے پس بعد انکار کے کتنے لوگ راکع ہو گئے اور کتنے سجدے مین جھک گئے *

معاذ هی یا افراد وعن وصف شانه　　تقاصر ترکیبات احرف ابجد

آیا فخر کرون مین چند اشعار سے حالانکہ حروف ابجد سے جسقدر الفاظ مرکب ہوتے ہین

وہ سب حضرت کی شان عظیم کی توصیف مین قاصر ہین

وان تكن الاشجار اقلام واصف … وتجري على اوراق دهر مخلد

اور اگر تمام درخت وصف کنندہ کے لیے قلم بن جائین اور ورق ہاے زمانہ پر ہمیشہ

وتمدده امواه البحور بجميعها … واقطار امطار السحائب تنفد

اور سیاہی بن جاے تمام دریاؤن کے پانی کی اور تمام قطرے بارش باران کے صرف

ہوجائین تحریر مدح وثنا مین تو سب صرف ہوجائین اور کچھ باقی نرہے اوسمین سے +

وما نفدت اوصافه ونعوته … وما نال من فضل من الله سرمدي

اور پھر بھی اوصاف اور صفات حضرت کے اور تمام فضیلتین جو خدا کیجانب سے آئی ہین

لقد عقمت ام النجوم فلم تلد … مثيلا له في عز شان ومحتد

تحقیق بانجھ ہوگئی مادر ستارگان یعنی آسمان پس نہ پیدا کیا اوسنے ایک شخص بھی مثل

جو حضرت کا بزرگی شان اور بزرگی مقام ولادت مین ہو

ويا عجبا ما كان ظل لجسمه … وكم احمر في ظله مثل اسود

اور مقام تعجب ہے کہ حضرت کے جسم اقدس کا سایہ نتھا حالانکہ تمام سرخ وسیاہ یعنی تمام

لقد حار لبّی فیہ واعتاص کنھہ ٭ کجذر اصمّ او کلغز معقّد

بتحقیق کہ شان مین حضرت کی عقل میری حیران ہوگئی اور پہچاننا آپکی کنہ ذات کا مشکل ہوگیا مثل جذر اصم یا چیستان مشکل کے اور جذر اصم اسکو کہتی ہین کہ کوئی مربع ہو لیکن وہ عدد جسکا مربع ہو نکل نہ سکتا ہو

قد اقتبست کلّ البرایا بنورہ ٭ وما حرمتہ غیّب بعد شھّد

تمام خلق نے حضرت کے نور سے روشنی حاصل کی اور بعد حاضرین کے غائبین بھی اوس

فطلعتہ شمس الضحی وکتابہ ٭ من اللہ نور معجز کل ملحد

پس طلعت آپکی آفتاب نصف النہار ہے اور کتاب مجید آپکی جانب خدا سے نور ہے اور

ولو شاقہ موسی اقرّ بفضلہ ٭ علی یدہ البیضاء اقرار ذی الید

اگر دیکھتے اون حضرت کو حضرت موسی علیہ السلام تو اقرار کرتے آنحضرت کی فضیلت و بزرگی کا آپکی دست حق پرست پر جسطرح اپنی ولی نعمت کا اقرار کرتے ہین

ولما تلا حم ابھر سامعا ٭ اتی فی قریش والنبی بمسجد

اور جبکہ آپنے تلاوت فرمائی حم کی مدہوش کردیا سننے والے کو جو قریش مین آیا تھا در حالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ مسجد مین تھے ٭

تحیّر فیہا عتبۃ بن ربیعۃ   فامسک فاہ خشیۃ من نزول عذاب

متحیر ہوگیا اوس تلاوت سے عتبہ بن ربیعہ پس روک دیا اوسنے دہن اقدس کو خوف

سے اسبات کے کہ ڈرائین عذاب سے یا خوف سے نزول عذاب کے ⁘

وناداہ بالالقاب دون اسمہ کما   دعا رسلاً فی ایہ المتعدد

اور حق تعالے نے ازراہ محبت وشفقت کے آیات قرانیہ مین حضرت کو ندا دی ہے

القاب سے کہین فرمایا ہے یاایہا المزمل کہین فرمایا ہے یاایہا المدثر اور نام آپکا

نہین لیا جسطرح اور انبیا کو پکارا ہے اور فرمایا ہے نام لیکر یاموسیٰ یا ابراہیمؑ ⁘

وآیاتہم تبقی بمعجزہ الذی   یصدقہا لولاہ لم تتابد

اور آیات ومعجزات اون انبیا کے باقی رہین گے حضرت کے معجزہ سے جوکہ تصدیق

کرتا ہے اون معجزات کی اگر آپکا معجزہ نہوتا تو وہ آیات سابقہ باقی نرہتی یعنی معجزات

اونکے اونھین کے زمانہ تک تھے اور قرآن مین خدا نے اون معجزات کا ذکر فرمایا اور

اور قرآن الی یوم القیام باقی ہے پس قرآن ذریعہ ہوگیا اونکے معجزات کے ذکر کے باقی

رہنے کا ورنہ کوئی ذکر بھی نکرتا ⁘

وعترتہ الاطہار ہم سفراءہ   وقرآن شرع مستمر مؤبد

اور عترت پاک حضرت کی سفیر ہین خدا کے طرف خلق کے اور خزینہ دار ہین اوس شریعت کے جو ہمیشہ ہے ۞

وَهٰذَانِ کَالنُّورَینِ کَانَا وَرَاءَهٗ   وَمَا افْتَرَقَا کُلٌّ لِکُلٍّ کَفَرْقَدِ

اور یہ دونون یعنی قرآن و عترت مثل دو نور کے ہین کہ آپکے پاس تھے اور یہ دونون جدا نہوے ہر ایک دوسرے کا ہم پلہ ہے بلکہ تا قیامت ساتھ رہین گے ۞

تَوَلَّیْتُ یَا دُنْیَا بِهِمْ مُتَمَسِّکًا   سَوَاءٌ عَلَیَّ اَوْعِدِیْنِیْ اَوْعِدِیْ

روگردانی کی ہین نے اے دنیا تجھ سے درحالیکہ متوسل ہون اون حضرات سے برابر ہے میرے لیے کہ ڈرا مجکو یا وعدہ کر مجھ سے ۞

بِنَفْسِی مِنْ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ اِصْبَعًا   لَهٗ دُمِّیَتْ صَبْرًا بِقَصْدِ التَّعَبُّدِ

فدا ہو نفس میرا انگشت مبارک حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ وہ خون آلودہ ہوئی حالت صبر مین بقصد تعبد و اطاعت خدا ۞

وَثَغْرًا شَرِیْفًا اَسْقَطُوْا فِیْ رِوَایَةٍ   فَلَا اَضْحَکَ اللّٰهُ الثُّغُوْرَ لِمُعْتَدِ

اور فدا ہو جان میری دندان شریف پر کہ اوسکو کفار نے ساقط کر دیا اُحد مین جیسا کہ روایت مین وارد ہے پس خدا نہ خندان کرے دندان کافر سرکش کو جسنے یہ ظلم عظیم

فَدَیْتُکَ یَا مَوْلَایَ کُنْ لِیْ شَافِعًا   وَاِلَّا فَوَیْلِیْ بِمَا اکْتَسَبَتْ یَدِیْ

خدا ہون مین تجھپر اے مولا میرے آپ میری شفاعت کیجیے ورنہ پس وائے ہو
مجھپر اوس بارےمین کہ میری ہاتھون نے اکتساب کیا اور گناہ کیا *

خطایای نارٌ ان تقع منک نظرۃٌ علیھا تماثل نار کسریٰ فتخمد

خطائین میری آتش سوزان ہین اگر آپکی نظر رحمت ہوجاے اون خطاؤن پر تو وہ
آتش مثل آتش کسرے کے ہوکر سرد ہوجاے آمین اشارہ ہے طرف معجزہ کے *

اتی فیک ناس بالقصائد مدحاً وقد کررت فی محفل و مجلس

لوگون نے آپکی مدح مین قصیدے درست کیے اور محفلو نمین پڑھے گئے کتابو نمین درج

وھذا قریض رائق ان تخطر بہ عنادل خبراً فی الحدائق تنشد

اور یہی نظم خوشگوار ایسی پسند خاطر وبدا ہے کہ اگر بلبلین اسکی خبر پاجائین تو
باغون کے مدرسون مین خوش الحانی سے پڑھین *

وشعری رقیق کالزلال وکالصبا وما شعرھم الا کرمل و جلمد

اور شعر میرا رقیق ہے مثل آب زلال کے یا مثل باد صبا کے اور اون لوگون کے شعر
نہین ہین مگر مثل ریگ کے یا پتھر کے یعنی ثقیل معلوم ہوتی ہین یا مضامین عالیہ سے

واشعارھم تحلی البلاقع وحشۃً وبیتی مالوف کصرح ممرد

اور اشعار اونکی حکایت کرتے ہین زمین ہارے افتادہ کی وحشت مین اور بیت شعر میری محمد

تُزَيِّنُ أَشْعَارِي فَضَائِلُهُ الْعُلَى ‏ ‏ وَمَهْمَا أُرِدْ مِنْهَا فَلَا أَتَزَيَّدُ

زینت دیتے ہین میرے اشعار کو فضیلتہاے بزرگ اون حضرت کی اور جب مین انمین سے تھوڑے فضائل پر اکتفا چاہتا ہون تو خود بخود زیادہ ہو جاتے ہین ❊

لِشِعْرِي بَصِيصٌ لَمْ يَسُؤْ غَيْرَ حَاسِدٍ ‏ ‏ وَلِلشَّمْسِ نُورٌ عَابَهُ عَيْنُ أَرْمَدِ

میرے شعر مین چمک ہے ایسی کہ سواے حاسد کے کسیکو بری نہین معلوم ہوتی اور آفتاب کا نور ایسا ہے کہ اوسکو چشم درد رسیدہ نے عیب لگایا یعنی اوسکا عیب لگانا مضر نہین اسیطرح کلام حاسد کا بھی ساقط از اعتبار رہے ❊

وَلَا حَظَّ مِنْ شِعْرِي لِنَفْسِي فِي الدُّنَى ‏ ‏ وَغَايَةُ مَا قَالُوهُ أَتَاكَ أَوْ حَكَى

اور مجکو اپنی شعر سے دنیا مین کوئی حظ اور نفع نہین اور بڑی بات جو اور دیگر لوگ کہین گے

تَرَى الْعُرْبُ الْعَرْبَاءُ شِعْرِي شِعْرَهَا ‏ ‏ لِمَا اتَّحَدَ اللَّفْظَانِ كَالْحَرْفِ مُشَدَّدِ

خیال کرتے ہین عرب خالص میرے شعر کو اپنا شعر اسلیے کہ اوسکا شعر اور میرا شعر لفظ مین یکسان ہے جسطرح حرف مشدد مین دو حرف ایک ہو جاتے ہین ❊

وَمَنْ يَرْمِنِي بِالْقَدْحِ فِي مَدْحِ أَحْمَدٍ ‏ ‏ فَأَصْلِي وَرَائِي نَصْلُ سَيْفٍ مُهَنَّدِ

اور جو کہ تیر اندازی کرے میری طرف ساتھ تیر قدح کے مدح رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ مین یعنی مذمت کرے میری پس اصل میری قلم کی باڑھ ہے تلوار ہندی کی یعنی مین اوسکو نوک قلم سے جواب دونگا اور لطف لفظ بر متنی اور قدح اور نصل کا پوشیدہ نہین ہے ؛

وَلَوْ كَانَ فِي عَهْدِي امْرُؤُ الْقَيْسِ شَاهِدًا   فَمَهْمَا يُشَاهِدْ مِنْهُ حَتَّى يَتَشَهَّدِ

اور اگر میرے زمانہ مین امرء القیس موجود ہوتا پس جب دیکھتا اس مدح کو کلمہ شہادت پڑھ لیتا ۔

هُوَ الْخَاتَمُ الْبَاقِي مَدَى الدَّهْرِ أَمْرُهُ   وَعَنْ نَهْيِهِ يَنْهَى بِنَهْيٍ مُؤَكَّدِ

وہ جناب خاتم النبیین ہین باقی ہے بقا زمانہ تک امر حضرت کا اور حضرت ہی کے ممانعت سے نہی تاکیدی ہو جاتی ہے ✤

فَدَهْرِي إِنْ يَحْكُمْ بِغَيْرِ طَرِيقِهِ   فَمَا حُكْمُهُ إِلَّا كَفَتْوَى الْمُقَلِّدِ

پس زمانہ میرا اگر بغیر راہ شریعت حضرت کی حکم کرے پس حکم اوسکا نہین ہے مگر بے اعتنا مثل فتواے مقلد کے اسلیے کہ وہ خود اپنے مجتہد کا زیر حکم ہے ✤

إِلَى اللهِ أَشْكُو مِنْ شَيَاطِينِ إِنْسِهِ   وَسَاوِسَ لَمْ تَخْطُرْ لِتَيْمٍ وَلَا عَدِي

خدا سے شکایت کرتا ہون مین اون شیاطین سے جو مخلوق انسانی مین ہین اور بہکاتے ہین لوگونکو اون وسوسون سے جو کہ دل مین بھی نہین گذری تیم و عدی کی یعنی خلیفہ اول کے

جو قبیلہ تیم سے تھا اور عمر کے جو قبیلہ عدی سے تھا اور اسمین اشارہ ہے طرف مذہب نیچر کے جو اس زمانہ مین جاری ہوا ہے اور مثل وبا کے اثر کر گیا ہے ٭

یَقُولُونَ دِینُ الْمُصْطَفٰی کَانَ حَادِثًا ۔ اِلٰی دِینِنَا الْمُسْتَحْدَثِ الْمُتَجَدِّدِ

کہتے ہین کہ دین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جاری تھا اور حد اوسکی ہمارے اس دین جدید تک تھی یعنی اب احکام اوسکے منقطع ہوگئی اور معاذاللہ عمل اوسپر ہوتھمین

وَهُمْ اَوَّلُوا الْقُرْاٰنَ زَیْغًا وَعَوَّلُوا ٭ عَلٰی قَوْلِ دَجَّالٍ یُضِلُّ وَیَعْتَدِی

اور اون لوگون نے تاویل کی قرآن شریف کے دین سے ہٹ کر اور اعتماد کیا اونھون نے قول پر ایک دجال کے جو گمراہ کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے ٭

تَخَبَّطَهُ الشَّیْطَانُ اَنْکَرَ اَصْلَهُ ۔ وَصَارَ لَهُ فَرْعًا بِاَصْلٍ مُمَهَّدِ

مخبّط کر دیا ہے اوسکو شیطان نے کہ انکار کیا اوسنے اوسکی اصل کا اور اوس شیطان کی فرع ہو گیا ساتھ اوس اصل کے جو پہلے سے درست تھی یعنی شاگرد ہو گیا شیطان کا اور اختیار کیا اوسکا طریقۂ قدیمہ بہکانے کا اور گمراہ کرنے کا ٭

وَیَا عَجَبًا مِنْ سِرِّهِ وَجِهَارِهِ ۔ تَنَصَّرَ فِی سِرٍّ وَیَدْعُو بِسَیِّدِ

اور مقام تعجب ہے باطن اور ظاہر سے اوس شخص کے کہ باطن مین تو وہ نصرانی ہو گیا

وقاسم کالشیطان انی لنا صح وان هو الا مفسد اہی مفسد

اور قسم کھائی اوسنے شیطان کیطرح کہ تحقیق مین نصیحت کنندہ ہون حالانکہ وہ مفسد

ہے نہایت فساد کرنیوالا ہے ❖

وانکر عزرائیل وھو عدوہ سیقتلہ عما قریب ولا یدرکہ

اور انکار کیا اوسنے وجود حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت کا حالانکہ وہ دشمن ہین اسکے

قریب ہے کہ وہ اسطرح اسکو قتل کرین گے کہ خون بہانک مدین گے ان چھ سات بیتون مین

فرقہ مستحدثہ کا جو مخرب دین وایمان بظاہر دوست اور باطن مین دشمن ہے ذکر کیا ہے اور

فادرک نبی اللہ امتنا عن التی سعیت لھا فی مصدر بعد مورد

پس اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر لیجیے اپنی امت کی جسکے واسطے آپنے ورود

وصدور مین کیا کیا محنتین فرمائین ❖

ایا خیر خلق اللہ فزت من العلی باکمل تما فاز مرسل وازکی

اے بہترین خلق خدا آپ فائز ہوئے بلندی مرتبہ سے اوس مرتبہ کو جو کامل اور زاکی

تر ہے اون مراتب سے جو دیگر پیغمبران سابقین کو ملے ❖

وما اکمہ او ابرص بعد برءہ بعیسی کطاغ کافر بک یھتدی

اور نہین ہی مجذوم

جو بسبب آپکی مرض

کذا میت احیا

اسیطرح وہ مردہ جو

مدحتک سا

یا حضرت مین

کیجیے دوسرے تفضل

الھی فادرک

خداوندا رحم کر

خارج ہوا اور قب

الھی وامن

خداوندا دفع کر

واعطنی الیہ

اور عطا فرما مجکو

مسلمین اورا... ۱۲

اور نہین ہی مجذوم اور ہبروص بعد صحت کی بسبب دعای حضرت عیسی علیہ السلام کی مثل کافر سرکش کے جو بسبب آپکی مرض کفر سی نجات پائی یعنی آپ اوس مرض سی نجات دیتی ہین جو امراض بدنیہ سی زیادہ سخت ہے

كَذَا مَيِّتٌ أَحْيَاهُ لَيْسَ انْتِفَاعُهُ ۔۔۔ بِعِيشَتِهِ مِثْلَ الْفَلَاحِ الْمُؤَبَّدِ

اسیطرح وہ مردہ جسکو زندہ کیا اونھون نے اوسکو منفعت اپنی زندگی سی نہین مثل فلاح اور راحت کے جو

مَدَحْتُكَ سَبْعًا وَارْجُوكَ سِتَّةً ۔۔۔ أَنِ اشْفَعْ تَفَضَّلْ أَعْطِ أَكْرِمْ أَفِضْ جُدِ

یا حضرت مین نے آپکی مدح کی ایک ہفتہ تک اور امید کرتا ہون مین آپسے چھ باتونکی اول یہ کہ شفاعت کیجیے دوسرے تفضل کیجیے تیسرے عطا کیجیے چوتھے کرم فرمائیے پانچوین فیض پہنچائیے چھٹے بخشش کیجیے

الٰهِي فَارْحَمْنِي بِجَاهِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ إِذَا خَرَجَتْ نَفْسِي وَحَلَّتْ بِمَرْقَدِ

خداوندا رحم کر مجھپر بحق حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ روح میری بدن سے خارج ہو اور قبر مین پہونچ جائے ❊

الٰهِي وَآمِنْ رَوْعَتِي يَوْمَ مَحْشَرٍ ۔۔۔ إِذَا قُمْتُ مِثْلَ عَبْدٍ أَسِيرٍ مُصَفَّدِ

خداوندا دفع کر خوف کو میرے روز محشر جبکہ اوٹھون مین خوفناک مثل غلام اسیر مبتلا کے

وَأَعْطِنِيَ الْيَوْمَ الْقَصِيدَةَ هٰذِهِ ۔۔۔ بِيُمْنَايَ أَسْمِعُهَا النَّبِيَّ وَأُنْشِدِ

اور عطا فرما مجکو اوس دن یہ قصیدہ میرے داہنے ہاتھ مین تاکہ پڑھون مین اور سماع

اقدس حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پونہچاؤن ❊

وَاَحِلَّنِيَ اَللّٰهُمَّ دَارَ كَرَامَةٍ ۔ فَاِنَّكَ مَوْلَايَ الْكَرِيْمُ وَسَيِّدِيْ

اور جگہ دے مجکو یا اللہ خانۂ کرامت یعنی بہشت عنبر سرشت مین پس تحقیق کہ تو سردار ہے میرا اور مولا ہے کرم فرمانیوالا ❊

وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ ۔ وَاَوْلَادِهٖ اَصْحَابِ [illegible] سُؤْدَدٍ

اور رحمت نازل فرما اوپر بہترین خلق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ساد پر اونکی اولاد طاہرین علیہم السلام کی جو مالک ہین بزرگی اور سرداری کے

